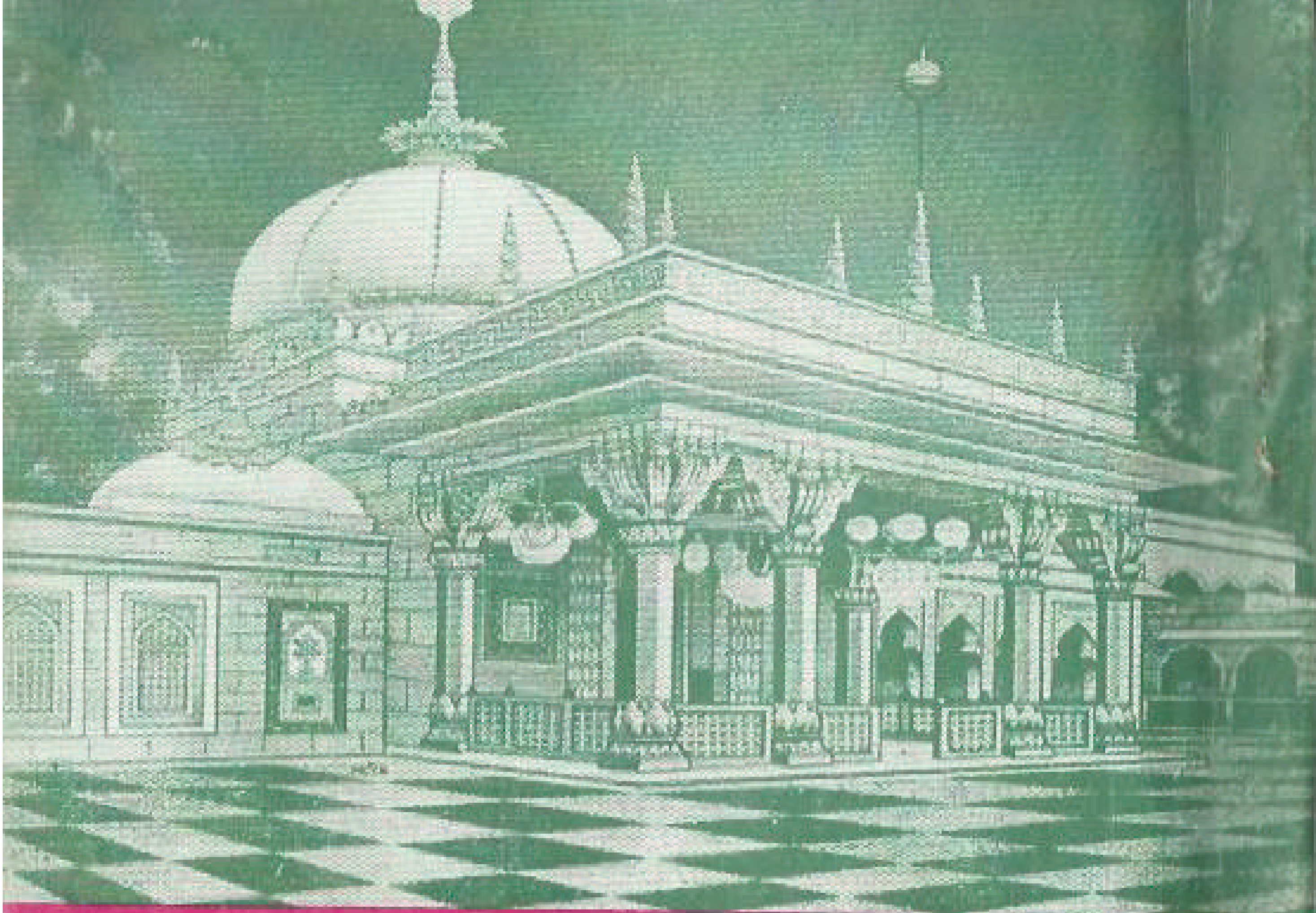


تذکرہ شہیدکے علیہ الرحمۃ

مؤلف

ابو کلیم فانی

منجانب: تنظیم فضلاء غوثیہ جامع العلوم خانیوال

برائے ایصال ثواب

حضرت قبلہ

حاجی ولی الرحمٰن چشتی علیہ الرحمۃ

والد گرامی

حضرت مولانا

الحاج مفتی محمد اشفاق احمد صاحب

رضوی۔ مدظلہ العالی

فخر المشائخ قبلہ حافظ محمد شفیع چشتی نظامی علیہ الرحمۃ

کے مختصر احوال و آثار

تذکرہ شہید کے علیہ الرحمۃ

مع

مختصر تذکرہ مشائخ چشتیہ نظامیہ

مؤلف

ابو کلیم محمد صدیق فانی

منجانب: تنظیم فضلاء غوثیہ جامع العلوم خانیوال

نام کتاب:............... تذکرہ شہید کے علیہ الرحمۃ

مؤلف:............... ابوکلیم فانی

کمپوزنگ:............... شبیر احمد رضوی (خانیوال، کبیر والا)

طبع:............... ساقی آرٹ پریس خانیوال

سن اشاعت:............... ١۴٢٦ھ/٢٠٠۵ء

ملنے کے پتے

(١)...... مولانا محمد اسحاق چشتی

جنرل سیکرٹری تنظیم فضلاء غوثیہ جامع العلوم خانیوال

خطیب مدینہ مسجد کالونی نمبر 2 خانیوال

(٢)...... حافظ غلام مرتضٰی طیب

خطیب مسجد محکمہ انہار خانیوال

اسلامی تصوف کے خدوخال

اسلامی تصوف

تصوف کی اصل بلکہ اصل الاصول "لقاء رب" کی آرزو ہے۔ سالک یہ تمام مجاہدات، ریاضات اور مراقبات اس لئے برداشت کرتا ہے کہ وہ اپنے محبوب کا دیدار کر سکے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ یقین رکھتا ہے کہ مقصد حیات "دیدار یار" ہے۔ یہ اصل اس آیت سے ماخوذ ہے۔

فمن کان یرجوا لقاء ربہ فلیعمل عملاً صالحاً

ولا یشرک بعبادۃ ربہ احداً

ترجمہ: تو جسے اپنے رب سے ملنے کی امید ہو اسے چاہیے کہ نیک کام کرے اور اپنے رب کی بندگی میں کسی کو شریک نہ کرے۔

o۔ تصوف کی عناصر ترکیبی

ا۔ کامل توحید:

ھو الاول والاخر والظاھر والباطن وھو بکل شئی علیم (٣/۵٧)

ترجمہ: وہی اول وہی آخر وہی ظاہر وہی باطن اور وہی سب کچھ جانتا ہے

٢۔ کامل تقوٰی:

ان اللہ مع الذین اتقوا والذین ھم محسنون (١٢٨/١٦)

ترجمہ: بے شک اللہ تعالیٰ اس کے ساتھ ہے جو ڈرتے ہیں اور جو نیکیاں کرتے ہیں

بغیر نمک کا کھانا کھاتے آپ صاحب سماع تھے اور اکثر گریہ زاری آپ پر طاری رہتا تھا۔

آپ کے خلفاء

خلفاء آپ کے بے شمار تھے۔ مشہور ترین خواجہ عثمانی ہارونی ہیں جن سے سلسلہ چشتیہ آگے چلا۔ آپ خواجہ یوسف ہمدانی کے ہم عصر تھے۔ ۱۳، رجب ۶۲۱ھ کو وصال ہوا۔

مزار آپ کا زندنہ (بخارہ) میں ہے۔ ۱۲۷۸ء میں حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی علیہ الرحمۃ کے عرس پر وہاں سے ایک شخص آیا جس کا نام محمد قاسم تھا اور اس کے ساتھ ملک بخارا کے اور آدمی تھے۔ محمد قاسم نے بیان کیا کہ حاجی شریف زندنی کا مزار شہر بخارا میں محلہ زندنہ میں ہے اور میں نے اس کی زیارت کی ہے اور اب اس محلہ کو زندانیاں کہتے ہیں۔ محمد قاسم کے ہمراہیوں نے بھی اس کی تصدیق کی۔

o۔ صاحب اقتباس الانوار لکھتے ہیں۔

آپ ریاضت ومجاہدات اور ترک وتجرید میں بڑے ثابت قدم تھے۔ اور حقائق ومعارف اور نکات کے لئے اس زمانے کے تمام اہل حقیقت آپ سے استفادہ کرتے تھے تربیت مریدین مشائخ کے درمیان عدیم المثال تھے۔ [1]

حضرت خواجہ عثمان ہارونی قدس سرہ

آپ کا نام عثمان ہے اور کنیت ابوالنور ہے۔ آپ علوم ظاہری وباطنی کے عالم اور صاحب وجد وسماع تھے۔ آپ حافظ قرآن بھی تھے۔ اور دن رات میں دو بار قرآن کریم ختم کرتے۔ آپ ہارون کے رہنے والے تھے۔ جو زندن بخارا سے نصف کوس کے فاصلہ پر ایک قصبہ ہے جیسا کہ سغار العلیل میں لکھا ہے۔ البتہ مرأۃ الاسرار میں لکھا ہے کہ آپ کا

[1] اقتباس الانوار صفحہ نمبر ۳۲۸، مناقب المحبوبین صفحہ نمبر ۵۱، سفینۃ الاولیاء

مسکن ملک خراساں کے قصبہ ہارون میں تھا جو نیشاپور کے نواح میں ہے۔ خیر الاذکار میں، لکھا ہے حضرت خواجہ نور محمد مہاروی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔ کہ ہارون حضرت خواجہ عثمان ہارونی کی جائے پیدائش کا نام ہے۔ جو عراق میں نیشاپور کے نواح میں ہے۔ آپ حاجی خواجہ شریف زندنی علیہ الرحمۃ کے مرید اور خلیفہ تھے۔ ۶ شوال، ۶۱۷/۶۰۷ھ میں آپ کا وصال ہوا۔ آپ کی قبر مبارک مکہ معظمہ میں کعبہ شریف اور جنت المعلیٰ کے درمیان ہے۔ آپ نے ستر برس اپنی عمر کے ریاضت میں گذارے اور تمام عمر خوراک کم تناول فرمائی۔ اور ہمیشہ شب بیدار رہے۔ آپ مجیب الدعوات تھے۔ اور سماع سے آپ کو بہت ذوق وشوق تھا۔ آپ حقیقت نما اور حقیقت کوش تھے۔

o۔ صاحب خواجگان چشت لکھتے ہیں۔

علوم شریعت وطریقت دونوں میں آپ امام العصر اور عدیم المثال مقتدائے اشراف واقطاب گذرے ہیں۔

o۔ صاحب اقتباس الانوار لکھتے ہیں۔

آپ کا شمار اکابر مشائخ چشتیہ میں ہوتا ہے۔ آپ تمام علوم ظاہری وباطن کے جامع تھے۔ [1]

حضرت خواجہ معین الدین حسن چشتی قدس سرہ

آپ کا اسم گرامی حسن بن غیاث الدین اور لقب معین الدین ہے۔ شجرہ نسب حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ تک پہنچتا ہے۔ آپ ۵۳۶ھ/۱۱۴۲ء میں علاقہ سجستان (سیستان) میں پیدا ہوئے نشو ونما خراسان میں ہوئی۔ بچپن میں ایک بزرگ حضرت ابراہیم قندوزی کی توجہ سے طلب حق کا جذبہ پیدا ہوا۔ چنانچہ وطن کو خیر آباد کہہ کر

[1] اقتباس الانوار صفحہ نمبر ۳۳۳، خواجگان چشت صفحہ نمبر ۱۱، مناقب المحبوبین صفحہ نمبر ۵۲۔

o۔ پروفیسر خلیق احمد نظامی لکھتے ہیں۔

ان دنوں اجمیر راجپوت سامراج کا مضبوط مرکز اور ہندوؤں کا مذہبی گڑھ تھا دور دور سے ہندو اپنی مذہبی رسومات پوری کرنے کے لئے وہاں جمع ہوتے تھے۔ ایک ایسے زبردست سیاسی مذہبی مرکز میں قیام کا فیصلہ نہ صرف خواجہ علیہ الرحمۃ کے عزائم کی ترجمانی کرتا ہے بلکہ ان کی غیر معمولی خود اعتمادی کا بھی آئینہ دار ہے۔

o۔ شیخ محمد اکرم قدوسی لکھتے ہیں۔

آپ کا شمار اکابر ارباب تصوف اور عظیم مشائخ طریقت میں ہوتا ہے۔ آپ کا مقام بہت بلند ہے۔ فقر و فاقہ میں آپ یگانہ روزگار تھے۔ اور علوم ظاہری و باطنی میں بےنظیر تھے۔ آپ نائب رسول اور سلطان الہند کے خطاب سے نوازے گئے۔

o۔ صاحب مناقب المحبوبین لکھتے ہیں۔

آپ کے وصال کے وقت آپ کی پیشانی پر سبز حروف میں یہ عبارت لکھی ہوئی تھی۔ ''حبیب اللہ مات فی حب اللہ'' (اللہ کا حبیب جو اللہ تعالیٰ کی محبت میں فوت ہوا)

o۔ صاحب حدائق الحنفیہ لکھتے ہیں۔

آپ اپنے وقت کے قطب الاقطاب امام الطریقت صاحب ریاضت و مجاہدہ حنفی المذہب شیخ عثمانی ہارونی کے مرید و خلیفہ تھے۔ ہندوستان میں دین اسلام آپ ہی کے طفیل سے مشہور و منتشر ہوا۔

o۔ صاحب معین الارواح لکھتے ہیں۔

تبلیغ اسلام کے لئے نہ کبھی آپ نے تلوار اٹھائی نہ برسر منبر کوئی وعظ کیا مگر لوگ آپ کے فیض صحبت سے خود بخود مشرف باسلام ہوئے ان میں اس گروہ کے افراد بھی تھے

جو چھوت چھات کی وجہ سے مسلمانوں کی پرچھائیں تک سے پرہیز کرتے تھے نہ آپ کی زبان فارسی جانتے تھے نہ وہ پہلے سے آپ کی شخصیت اور آپ کے نیک کردار سے واقفیت رکھتے تھے وہ نہیں جانتے تھے کہ یہ نووارد اجنبی شخص کون ہے؟ اور کس خصلت کے ہیں تاہم وہ آپ کے فیض صحبت سے متاثر ہو کر خود مشرف باسلام ہوئے اور ان خدمات کے پیش نظر آپ نے ہندالولی اور نائب رسول فی الہند کے خطابات پائے۔

o۔ صاحب خواجگان چشت لکھتے ہیں۔

آپ ہی وہ بزرگ ہیں جن کی قدموں کی برکت سے ہندوستان میں دین اسلام پھیلا۔ ہندوستان میں آپ امام الطریقت، خواجہ غریب نواز، ولی الہند کے لقب سے ملقب ہوئے۔

o۔ نواب صدیق حسن بھوپالی غیر مقلد لکھتے ہیں۔

معین الدین چشتی سنجری، زبدۃ الاولیاء، قدوۃ الاصفیاء از غائب محتاج شد

(شمع انجمن صفحہ نمبر ۳۲۶)

تصانیف:۔

گنج اسرار: (فارسی) ، الہامات خواجہ معین الدین: یہ کتاب قلمی دیوبند کے کتب خانہ میں موجود ہے۔ بلند مضامین کی حامل ہے۔، انیس الارواح: حضرت خواجہ غریب نواز نے اس میں اپنے پیر و مرشد کی مجالس کا حال لکھا ہے، کشف الاسرار: خواجہ صاحب نے ہندوستان تشریف لانے کے بعد یہ رسالہ طالبان حق کے لئے مرتب فرمایا۔، رسالہ تصوف (منظوم) قلمی: علم تصوف پر آپ کا یہ رسالہ بہت بلند مضامین کا حامل ہے۔ کتب خانہ آصفیہ حیدرآباد دکن میں موجود ہے اس سے آپ کی شاعری اور تعلیم تصوف پر کافی روشنی پڑتی ہے۔، رسالہ آفاق و انفس: یہ رسالہ بھی خواجہ صاحب کا مصنفہ ہے اس کا ایک قلمی نسخہ انڈیا آفس